شیخ راحیل احمد (جرمنی)

سات ستمبر......مرزائیت پنجرے اندر

سات ستمبر کے تاریخی دن کی اہمیت کیا ہے؟، سات ستمبر دراصل اس پہلی آواز کو خراج تحسین ہے جس نے اللہ کی دی ہوئی فراست سے مرزا غلام احمد قادیانی کے عزائم کو پہچانا اور ان کے دعووں اور ارادوں کے خلاف آواز اٹھائی۔ سات ستمبر اس پہلی آواز کے لیے جس نے مرزا صاحب کے مقاصد کو سمجھتے ہوئے بھی اس کی حمایت کی ایک لعنت کا دنیا و آخرت میں دائمی تمغہ ہے۔ سات ستمبر ان شہدائے ختم نبوت اور ان علمائے کرام اور ان غیور مسلمانوں کو خراج تحسین ہے جو عشق رسول ﷺ کے عشق میں ڈوب کر اس قافلے میں شریک ہوئے۔ سات ستمبر ان علمائے کرام کی کہانی ہے جنہوں نے اپنا اوڑھنا بچھونا، سونا جاگنا، غرضیکہ ہر لمحہ اس فتنہ کا پیچھا کرنے میں گزار دیا اور سات ستمبر غداروں اور دشمنان رسول کے بے نقاب ہونے کا نام بھی ہے اور سات ستمبر قانون کی بوتل میں قادیانی کفر کے جن کو بند کرنے کا بھی نام ہے اور سات ستمبر محمد مصطفی ﷺ کا خاص ذکر خیر کرنے کا بھی دن ہے اور آپ ﷺ کے مقابلے میں جو بھی جھوٹا مدعی نبوت کھڑا ہونے کی کوشش کرے اس کے دجل اور فریب سے ایک دوسرے کو مطلع کر کے خود بھی بچنے اور دوسروں کو بھی بچانے کی کوشش کرنے کا خاص دن ہے اور جو اس گڑھے میں گر گئے ہیں۔ ان کو حکمت سے اس گڑھے سے نکلنے میں مدد دینے کا عہد کرنے کا دن ہے۔ امت مسلمہ کے اندر سے پیدا ہونے والوں میں سے جن لوگوں نے امت کے لیے گڑھے کھودے۔ ان سب کے سرخیل آج کے دور میں پیدا ہوئے اور وہ ''رئیس قادیان'' مرزا غلام احمد قادیانی ہیں، جن کے کھودے ہوئے گڑھے میں لاکھوں گر چکے ہیں۔ باوجود یہ کہ علمائے حق نے بڑی عرق ریزی اور محنت کے ساتھ اس گڑھے میں لوگوں کو گرنے سے بچانے کے لیے باڑھ تیار کی ہے مگر اس باڑھ کو صحیح طور پر نصب نہیں کیا گیا۔ اسی وجہ سے اس گڑھے میں گرنے والوں کو نہ صرف پوری طرح روکا نہیں جا سکا بلکہ باڑھ لگانے کا جو دوسرا مقصد تھا کہ گڑھے میں گرے ہوؤں کو باخبر کرنا کہ یہ باڑھ اس چیز کی نشاندہی کر رہی ہے کہ تم گڑھے میں گرے ہوئے ہو اور ہم تمہیں اس گڑھے سے باہر نکلنے میں مدد دینے کو تیار ہیں۔ یہ مقصد بھی کماحقہ حل نہیں کیا جا سکا۔ کیا محترم علمائے کرام وقائدین کرام آپس میں سر جوڑ کر بیٹھیں گے اور اس بات پر بھی غور کریں گے کہ آخر وہ کونسی وجوہات ہیں کہ اتنے بڑے پیمانے پر، اتنی دقیق عرق ریزیوں کے بعد بھی وہ نتائج کیوں حاصل نہیں ہو رہے جو اصولی طور پر حاصل ہونے چاہئیں۔ ہم اگر کفر کے متعلق کامیابی چاہتے ہیں تو ہمیں ان سوالوں پر غور کرنا ہوگا۔ صرف مغربی یا مشرقی سازشیں کہہ کر خاموش نہیں ہو جانا چاہیے۔ میں آپ کو اپنی مثال دیتا ہوں کہ مجھ سمیت کئی دوسرے سابق قادیانیوں کے اسلام کی طرف آنے میں کسی تنظیم کا کوئی حصہ نہیں جیسا کہ ایک موقر ہفت روزہ نے غلطی سے خیال ظاہر کیا ہے، نہ ہی اس سمت کوئی انسانی کوشش شامل تھی محض اللہ تعالیٰ نے معجزانہ رنگ میں میرے دل میں مرزا قادیانی کی کتابیں آنکھیں کھول کر پڑھنے کا خیال ڈالا اور اس طرح میرا دل کفر سے اسلام کی طرف پھیرا۔ اگر منظم

اور صحیح طریقے سے پیغام پہنچایا ہوتا تو میں شاید اتنی دیر کی بجائے بہت پہلے ہی اس طرف آ گیا ہوتا اور مجھے یقین ہے کہ ابھی بہت سے لوگ اس کفر سے باہر نکلنے کو تیار ہیں' اگر ان کی صحیح رہنمائی کی جائے۔ کیونکہ قادیانیت اسلام نہیں بلکہ کفر ہے جس نے بہروپیوں کی طرز پر اسلام کا لبادہ اوڑھا ہوا ہے اور دنیا میں اپنے آپ کو اسلام کے طور پر متعارف کراتے ہوئے دھوکا دہی اور بد دیانتی کے سارے ریکارڈ توڑ ڈالے ہیں۔ میرے نزدیک قادیانی کافر ہیں، لیکن کیا صرف میرے کہنے یا سمجھنے سے وہ کافر یا غیر مسلم ہو گئے؟ اگر میرے پاس اس بات کی دلیل ہے تو پھر میرا کہنا ٹھیک ہے؟ لیکن کونسی؟ میرے نزدیک قادیانی اس لیے کافر ہیں کہ اس مذہب کا بانی کافر تھا اور کافر کے کھڑے کئے ہوئے گروہ کو مسلمان نہیں قرار دیا جا سکتا۔ بانی جماعت احمدیہ مرزا غلام احمد قادیانی قرآن کی رو سے، حدیث کی رو سے، عمل کی رو سے، علم کی رو سے، تحریر کی رو سے، شرافت کی رو سے، صفائی کی رو سے، حلیہ کی رو سے، غرضیکہ کسی پہلو سے بھی مسلمان نہیں تھا بلکہ منکر رسول، محرف قرآن و حدیث، قاطع شرافت اور حریص مال و زر تھا جس نے مذہب کے نام پر نہ صرف ایک کامیاب دکان چلائی بلکہ لاکھوں مسلمانوں کو رسول کریم ﷺ کی شفاعت سے محروم کر کے جہنم کی طرف دھکیل دیا۔ میں صرف خالی خولی دعویٰ نہیں کر رہا بلکہ آپ کو اس بات کا ثبوت پیش کرتا ہوں۔ اس جگہ تفصیل ممکن نہیں اس لیے میں اپنی بات صرف چند مختصر دلائل سے پیش کرنے کی کوشش کروں گا۔

مرزا صاحب قرآن کی رو سے غلط

مرزا قادیانی کا دعویٰ ہے کہ اسے اللہ نے نبی بنا کر بھیجا ہے اور کبھی بروزی، کبھی ظلی، کبھی ناقص، اور کبھی غیر شرعی نبوت وغیرہ سے گزرتے ہوئے صرف کچھ دیر کے لیے شرعی نبوت پر اپنی گاڑی کو بریک لگاتے ہیں، کچھ وقت کے لیے اس لیے کہ مرزا جی کے ''ابھی میرے آگے جہاں اور بھی ہیں'' کے مصداق اور بھی میدان باقی تھے۔ خیر مرزا قادیانی فرماتے ہیں کہ ''شریعت کیا چیز ہے جس نے اپنی وحی کے ذریعہ سے چند امر اور نہی بیان کیے اور اپنی امت کے لیے ایک قانون مقرر کیا وہی صاحب الشریعت ہو گیا۔ پس اس تعریف کی رو سے بھی ہمارے مخالف ملزم ہیں، کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہیں اور نہی بھی''۔ اربعین ۴، ر۔خ، ج ۱۷/ص ۴۳۵ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ جل شانہ کو تو علم تھا کہ آئندہ جعلی مدعی نبوت پیدا ہوں گے۔ اس لیے اس نے اپنی آخری کتاب قرآن مجید (شکر ہے کہ مرزا صاحب بھی اس کو آخری الہامی کتاب مان چکے ہیں) میں بالکل شروع میں ہی فرماتا ہے کہ'' والّذینَ یؤمنونَ بمآ اُنزلَ الیکَ و مآ اُنزلَ من قبلک و بِا لآخرَۃِ ھُم یوقنون. بقرۃ/۴، ترجمہ۔ اور جو تجھ پر نازل کیا گیا ہے یا جو تجھ سے پہلے نازل کیا گیا تھا۔ اس پر ایمان لاتے ہیں او آخرت پر بھی وہ یقین کرتے ہیں''۔ اب آپ دیکھیں کہ اگر بعد میں کسی نبی نے آنا ہوتا تو اللہ تعالیٰ یہاں ہی یہ بھی کہہ دیتا کہ اور جو بعد میں نازل ہو گا۔ لیکن یہاں اور پورے قرآن کریم میں بعد میں کا کسی قسم کے نزول کا کوئی حکم یا پیشگوئی نہیں پاتے۔

مرزا صاحب حدیث کی رو سے غلط

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ''میری اور دوسرے انبیاء کی مثال ایسی ہے، جیسے کسی شخص نے گھر بنایا اور اسے بہت عمدہ اور آراستہ و پیراستہ بنایا مگر ایک زاویے میں ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی۔ لوگ اس گھر کے ارد گرد گھومتے اور اسے دیکھ دیکھ کر

خوش ہوتے اور کہتے کہ یہ ایک اینٹ بھی کیوں نہ لگا دی گئی؟ حضور پاک ﷺ نے مزید فرمایا (قصر نبوت کی) یہ اینٹ میں ہوں۔ میں نے اس خالی جگہ کو پر کر دیا، قصر نبوت مجھ سے ہی مکمل ہوا اور میرے ساتھ ہی انبیاء کا سلسلہ ختم کر دیا گیا۔ (بخاری، مسند احمد، نسائی، ترمذی، ابن عساکر)۔ اس کا مطلب ہے وہ ایک اینٹ جو رکھ دی گئی اس میں اب کوئی اینٹ نہ لگے گی اور نہ نکلے گی۔

مرزا صاحب شریعت کی رو سے غلط

شریعت کی رو سے ہم مانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا نہ تو کسی کا بیٹا ہے اور نہ ہی کسی کا باپ لیکن مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ ''انت منی بمنزلۃ ولدی۔ ترجمہ:۔ تو مجھ سے بمنزلہ میرے فرزند کے ہے''۔ (روحانی خزائن جلد نمبر ۲۲، حقیقۃ الوحی، صفحہ ۸۹) یہ ایک بار نہیں بلکہ مختلف جگہ اور وقتوں میں دعوے ہیں۔

مثلاً دوسری جگہ لکھتے ہیں کہ اللہ نے کہا ''اسمع ولدی، اے میرے بیٹے سن'' البشریٰ جلد اول صفحہ ۴۹۔ پھر مرزا صاحب یہاں پر ہی نہیں رکتے بلکہ ان کی مالیخولیا کی بیماری ان کے قدم اور آگے کو بڑھاتی ہے اور اب دعویٰ یہ ہے کہ ''میں نے اپنے ایک کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں اور میرا اپنا کوئی ارادہ اور کوئی خیال اور کوئی عمل نہیں رہا اور میں ایک سوراخ دار برتن کی طرح ہو گیا ہوں یا اس شے کی طرح جسے کسی دوسری شے نے اپنی بغل میں دبا لیا...... (پورا ڈیڑھ صفحہ ہے اور آخر میں کیا فرماتے ہیں۔ ناقل) اور اُس حالت میں میں یوں کہہ رہا تھا کہ ہم ایک نیا نظام اور نیا آسمان اور نئی زمین چاہتے ہیں۔ سو میں نے پہلے تو آسمان اور زمین کو اجمالی صورت میں پیدا کیا جس میں کوئی ترتیب اور تفریق نہ تھی پھر میں نے منشاء حق کے موافق اس کی ترتیب و تفریق کی۔ اور میں دیکھتا تھا کہ میں اس کے خلق پر قادر ہوں۔ پھر میں نے آسمان دنیا کو پیدا کیا اور کہا: انّ زیّنا السماء الدّنیا بمصابیح. پھر میں نے کہا اب ہم انسان کو مٹی کے خلاصہ سے پیدا کریں گے۔ صفحہ ۱۰۳، ۱۰۵، کتاب البریہ، جلد ۱۳، روحانی خزائن۔ میں نے ایک قادیانی کو کہا تو کہنے لگا کہ کشف ہے۔ میں نے کہا کہ اگر مرزا جی کشف نہ کہتے تو لوگ خدائی کا ثبوت مانگتے اور مرزا جی اتنے پاگل نہیں کہ اپنا نقصان کرتے بلکہ وہ اس پاگل کی طرح تھے جس کے بارے میں کہتے ہیں کہ گاما پاگل ہو گیا ہے، لوگوں کی پگڑیاں اتار کر گھر کے اندر پھینک رہا ہے لیکن وہ پھر بھی بھول گئے کہ ان کے مطابق نبی کا خواب/کشف سچا ہوتا ہے۔ اگر یہ سچ نہیں تو پھر بھی وہ نبی نہیں اور اگر سچ ہے تو پھر بھی نبی نہیں!

مرزا صاحب اخلاق کی رو سے غلط

میں قرآن کریم کے اس حوالے کو پیش کرتے ہوئے ''قل لعبادی یقول التی ھی احسان الشیطان ینزغ بینھم ان الشیطان کان لانسان عدوّ مبین۔ یعنی اے رسول (ﷺ) میرے بندوں کو کہہ دیں کہ بات بہت ہی اچھی کہا کریں، سخت کلامی سے شیطان ان میں عداوت ڈلوا دے گا۔ بے شک شیطان انسان کا کھلا کھلا دشمن ہے''۔ اب میں سوال کرتا ہوں کہ آیا مرزا غلام احمد بانی جماعت قادیانیہ اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے معیار پر پورے اترتے ہیں یا نہیں؟ ہر شریف اور انصاف پسند ایماندار آدمی کا ان کے دعوؤں کی وجہ سے یہی سوال ہوگا۔ حدیث شریف میں مروی ہے کہ رسول پاک ﷺ نے منافق کی نشانیوں میں سے ایک یہ نشانی بھی بتائی ہے کہ ''جب کسی سے اس کا جھگڑا ہو جائے تو گالیاں دینے لگتا ہے''۔ اب

جوحوالے آپ کی خدمت میں پیش کروں گا' وہ اسی قسم کے ہیں۔ بانی جماعت احمدیہ فرماتے ہیں'' میری دعوت سب نے قبول کی اور تصدیق کی ماسوائے کنجریوں کی اولادنے''۔ روحانی خزائن جلد نمبر ۵، آئینہ کمالات اسلام، صفحہ ۵۴۷ و ۵۴۸۔ اصل عبارت عربی میں ہے۔ جماعت کے علماء کے سامنے جب یہ حوالہ پیش کیا جاتا ہے تو وہ اس کا ترجمہ بری یا بدکار عورتیں کرتے ہیں۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ صرف جماعت کے عام لٹریچر میں ہی نہیں بلکہ مرزا صاحب کی اپنی کتابوں میں بھی ایسی مثالیں ملتی ہیں جہاں وہی ترجمہ کیا گیا ہے جو ہم نے دیا ہے۔ حوالہ کے لیے ر خ، ج۱۲، ص۲۳۲ و ۲۳۵ اور، ر خ، ج۱۶، ص ۱۷۱ و ۴۲۷ دیکھیں۔ دوسری جگہ فرماتے ہیں'' دشمن ہمارے بیابانوں کے خنزیر ہوگئے۔ اوران کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئی ہیں''۔ روحانی خزائن جلد نمبر۱۴، نجم الہدیٰ، صفحہ ۵۳، مزید آئینہ کمالات اسلام میں فرماتے ہیں کہ ان کتابوں کو سب مسلمان محبت کی آنکھ سے دیکھتے ہیں اوران کے حقائق و معارف سے فائدہ اٹھاتے ہیں اور زنا کارعورتوں کی اولاد کے سوا سب لوگ مجھے قبول کرتے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ اس مجہول شخص کے نزدیک سوائے اس کے ماننے والوں کے سب حرام زادے ہوئے اور یہ گالی حرامی یا حرام زادہ یا ولدالحرام تو معلوم ہوتا ہے کہ ان کی الہامی گالی ہے اوران کی کتابوں میں جگہ جگہ بکھری پڑی ہے۔

مرزا صاحب حلیہ کی رو سے غلط

سیرت مہدی مصنفہ مرزا بشیر احمد ابن مرزا غلام احمد صاحب کو پڑھو تو تمہیں پتہ چلے گا کہ رسول کریم ﷺ تو بیعت لیتے وقت بھی کسی عورت کے ہاتھ چھو جانے سے بھی سختی سے پرہیز فرماتے تھے اور یہ (نعوذ باللہ) بزعم خود محمد ثانی پوری پوری رات نا کتخدا لڑکیوں سے اور نامحرم عورتوں سے جسم دبواتا تھا اور خدمت کراتا تھا۔ رسول کریم ﷺ حسن صفائی وسلیقہ کا نمونہ تھے اور یہ صاحب سلوٹوں بھرے کپڑے و پگڑی، واسکٹ کے بٹن کوٹ کے کاج میں، کوٹ کے بٹن قمیص کے کاجوں میں اور قمیص کے بٹن کہیں اور اٹکے ہوئے، واسکٹ اور کوٹ پر تیل کے داغ، اور، جرابیں اس طرح پہنی ہوئی کہ ایڑی اوپر اور پنجہ آگے سے لٹکا ہوا، جوتے کا بایاں پاؤں دائیں میں اور دایاں پاؤں بائیں میں، ایڑی بٹھائی ہوئی اور جب چلے تو ٹھپ ٹھپ کی آواز آئے، وٹوانی کی مٹی کے ڈھیلے اور گڑ کی ڈلیاں ایک ہی جیب میں، (مزید تفصیل کے لیے سیرت مہدی مصنفہ مرزا بشیر احمد جلد اوّل دیکھئے) اپنے ایمان سے کہو کہ کیا نبی کا حلیہ ایسا ہی ہوتا ہے؟ ایسا تو ایک نارمل انسان کا بھی حلیہ نہیں ہوتا! اس حلیہ اور جھوٹی قسموں کے بل پر یہ دعویٰ کہ سب رسول میرے کرتے میں ہیں! سوچو کس کے پیچھے لگے ہوئے ہو۔ یہ حلیہ مرزا صاحب نے کاروباری طور پر بنایا ہوا تھا' لوگوں سے پیسہ اکٹھا کرنے کے لیے کہ لوگ کہیں کہ کس قدر سادہ انسان ہے اپنی ذات کے لیے اس کو کچھ بھی غرض نہیں جو دو گے اسلام کی خدمت پر لگائے گا لیکن ان سادہ لوحوں کو کیا پتا تھا کہ ان لوگوں کا پیسہ اسلام کے نام پر اکٹھا کر کے رسول کریم ﷺ کے اسلام پر نہیں بلکہ'' اسلام پور ماجھیاں'' (قادیان کا پہلا نام) والی رہن شدہ جائداد چھڑوائے گا اوراپنی بیوی کے زیور اور خاندان کی جائدادیں بنائے گا۔

مرزا صاحب عمل کی رو سے غلط

مرزا قادیانی نے پانچ ارکان اسلام کا بھی احترام نہیں کیا۔ مرزا قادیانی کے سالے میر محمد اسحٰق کا بیان ہے کہ انہوں

نے مرزا قادیانی کو کبھی زکوۃ دیتے نہیں دیکھا، حج پر نہیں گئے، زکوۃ کے لیے کہتے ہیں کہ صاحب نصاب نہیں تھے لیکن ان کی بیوی کے پاس ضرورت سے زیادہ رکھنے کے باوجود چار ہزار کا زیور اور ایک ہزار نقد نکل آتا ہے۔ مرزا قادیانی کا باغ (گورنمنٹ کو دھوکا دینے کے لیے) اپنے نام پر گروی رکھنے کے لیے۔ باقی اسی سے اندازہ لگالیں اور حج کے لیے مرزا صاحب سے سوال کیا گیا کہ آپ حج کو کیوں نہیں جاتے تو جواب آیا کہ ''اگر ہندوستان کے تمام علماء مجھے لکھ کر دے دیں کہ وہ میری بیعت کرلیں گے تو میں حج کرآتا ہوں''۔

بھائیو! میں نے وقت اور موقع کے لحاظ سے اختصار کے ساتھ چند نمونے پیش کرنے کی کوشش کی ہے ورنہ بقول شاعر:

کبھی فرصت میں سن لینا
بڑی ہے داستاں میری

مسلمانوں سے اپیل

میرے دوستو، میرے بھائیو، میرے بزرگو، میرے بزرگ علمائے کرام! وقت مختصر ہے ورنہ بیان کرنے کو بہت کچھ ہے، دعا سے بھی اور منصوبہ بندی کے ساتھ اس فتنہ کی خاندانی منصوبہ بندی کرو، منتشر اور اکیلے دوکیلے کا کام، بغیر کسی پلاننگ کے ہوتو وہ نتائج نہیں دیتا جو ہونے چاہئیں۔ جب آپ میدان میں اترنے سے پہلے صحیح منصوبہ بندی کے ساتھ اس میدان کی لمبائی چوڑائی، رکاوٹیں اور ایڈوانٹیج وغیرہ کا جائزہ لینے کے بعد اس میدان کو عبور کرنے کے لیے نکلیں گے تو آپ دیکھیں گے کہ تھوڑی سی منظّم کوشش بھی بہت دوررس نتائج پیدا کرے گی اور بڑی کامیابیاں لائے گی۔ لیکن اگر بغیر صحیح منصوبہ کے اترو گے تو نہ صرف کامیابی دور ہوگی بلکہ اپنا زادراہ بھی گنوالو گے۔ لیکن ایک بات نہ بھولو کہ ۹۹ فیصد احمدی، اس جماعت میں مسلمانوں سے آئے ہیں یا ان کی اولادیں ہیں جو ہم نے واپس لانی ہیں۔ اس کے لیے ہمیں رسول کریم ﷺ کے اسوہ اور ان کے عطا کردہ حکمت کے اصولوں کا غور سے مطالعہ کرنا ہوگا اور ان پر عمل کرنا ہوگا اور انہی اصولوں کے تحت منصوبہ بندی کرنی ہوگی تب ہی کامیابی ہمارے قدم چومے گی اور میرے خیال میں رسول کریم ﷺ کا طریق غور وخوض، محبت اور صحیح موقع پر صحیح دلائل اور دعوے تھے اور سختی، بد زبانی، گالیاں، ہجو یا طعن وتشنیع نہیں تھے اور جو طریق رسول کریم ﷺ کے نہیں تھے وہ ہمارے بھی نہیں ہونے چاہئیں۔

احمدیوں سے اپیل

میرے سابق دوستو، جو احمدی کہلاتے ہو، تم نے مرزا صاحب کو نبی مانا ہے اسلام کی محبت میں، اور رسول ﷺ کی محبت میں، قرآن کی محبت میں، لیکن جب تم غور سے اپنے آپ کو غیر جانبدار کر کے مرزا صاحب کی تحریریں پڑھو گے تو تم محسوس کرو گے کہ کس طرح مرزا صاحب نے اسلام کے بنیادی اصولوں پر کلہاڑا چلایا ہے۔ دیکھو تمہاری ذمہ داری ہے کہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی عقل استعمال کر کے صحیح اور غلط میں فرق کرو، کیونکہ اس وقت تمہارا یہ عذر نہیں سنا جائے گا کہ مجھے تو مولوی دوست محمد شاہد نے یہ کہا تھا، مجھے مرزا مسرور نے یہ کہا تھا، بلکہ اللہ تم سے پوچھے گا کہ جو عقل میں نے تمہیں عطا کی تھی اس کو استعمال کر کے تم نے کیا تحقیق کی۔ خدا کے لیے ایک بار مرزا قادیانی کی کتابوں کا غیر جانبداری سے جائزہ تو لو! تمہارے رونگٹے کھڑے ہو جائیں

گے۔اگر تمہارے پاس سب یا کچھ کتابوں کا جائزہ لینے کے لیے وقت نہیں تو آؤ ہمارے علماء کی ایک دو کتابوں سے ہی حوالے لے کر اور پھر ان حوالوں کو آگے پیچھے دو دو صفحے بھی پڑھ کر دیکھ لو، پھر تمہیں خود ہی پتا چل جائے گا کہ جھوٹ کہاں ہے اور سچ کہاں ہے۔صرف مرزا خاندان اور اس کے چیلوں چانٹوں کی سننے کی بجائے عقلمند اور با غیرت انسانوں کی طرح خود مطالعہ کر کے اپنے دین کا فیصلہ اپنے ہاتھ میں لو۔دیکھو ان کا دعویٰ تھا کہ مسیح موعود تمہیں ۷۰ طوقوں سے نجات دینے آیا ہے، مجھے ایک بھی طوق جو مرزا صاحب کی تعلیم نے تمہارے گلے سے نکالا ہو کے بارے میں بتاؤ بلکہ مزید ستر طوق اس خاندان نے تمہارے اور تمہارے خاندانوں کے گلے میں ڈال دیئے ہیں۔تمہارا بس تمہاری عورتوں پر نہیں وہ لجنہ کی لونڈیاں ہیں، چاہے وہ تمہاری ماں ہے، بہن ہے، بیوی ہے، بیٹی ہے۔تمہارے بچے تمہارے نہیں وہ احمدیہ جماعت (دوسرے لفظوں میں خاندان مرزا) کے اطفال ہیں۔ تمہارے جوان بیٹے تمہارے نہیں، وہ خادم ہیں جماعت کے دوسرے لفظوں میں خاندان مرزا کے۔اور وقار عمل کے نام پر بیگار کرتے ہیں اس بیگار میں کبھی مرزا خاندان کا کتا بھی تمہیں نظر آیا ہے؟ تمہارا بڑھاپا تمہارا اپنا نہیں، تم انصار ہو زبانی کہنے کو اللہ کے، مگر حقیقتاً مرزا خاندان کے، وہ جب چاہیں اس بڑھاپے میں بھی کسی بہانے تمہاری عزت اتار کر تمہارے ہاتھ میں پکڑا سکتے ہیں۔تم کسی کے باپ نہیں بلکہ احمدی ہو اور اگر جماعت حکم دے تو تمہیں اپنے خاندان، اپنی بیوی اپنی اولاد کو چھوڑنا پڑتا ہے۔تم کوئی چیز جماعت کی اجازت کے بغیر لکھ اور شائع نہیں کر سکتے۔ جماعت کے ملازم اگر پرائیویٹ بھی ایف اے، بی اے وغیرہ کرنا چاہیں تو جماعت کی اجازت کے بغیر نہیں کر سکتے۔خود تمہارے خلیفہ ایک وقت میں چار چار بیویاں رکھتے ہیں اور ایک لمحہ بھی بیوی کے بغیر نہیں نکالتے مگر تمہارے واقفین زندگی کو برس ہا برس تک اکیلے دوسرے شہروں اور ملکوں میں، گزارنے پڑتے ہیں اور اس وجہ سے اکثر نئی نئی کہانیاں سامنے آتی ہیں۔اس کی ایک مثال جو ابھی تازہ ہی ہے۔تاجکستان میں تمہارے مربی کی کہانی ہے اور ایسی بے شمار مثالیں تمہاری جماعت کے اندر ہیں۔تمہارا مال تمہارا اپنا نہیں اس پر پچاس سے زائد چندوں کا بوجھ لدا ہوا ہے۔اس طرح چندوں کے نام پر تمہارے مال پر جگا ٹیکس لگا دیا ہوا ہے۔کیا اس جگا ٹیکس کے بعد تمہارے پاس اپنے والدین اور عزو اقربا کے لیے بھی کچھ بچتا ہے؟ حالانکہ قرآن نے تمہارے مالوں پر سب سے پہلے جن کا حق بتایا ہے وہ والدین اور اعزہ و اقربا ہی ہیں؟ تمہاری جائداد تمہاری نہیں اس پر وصیت کے نام سے جنت میں جانے کے لیے اس خاندان نے اپنا ٹکٹ لگا رکھا ہے لیکن مرزا صاحب کا اپنا خاندان اس جنت کے لیے کسی قسم کی ادائیگی سے مستثنیٰ ہے۔یہ تمہارا کھاتے ہیں اور تمہی پر غراتے ہیں!! تمہارے وقت پر دین کی خدمت کے نام سے کٹوتی رکھی ہے۔انہوں نے تمہارے ہفتہ وار چھٹیوں کے دن اجلاسوں کے نام سے غصب کر لے ہیں، تمہاری سالانہ چھٹیوں پر وقف عارضی نامی گدھا لادا ہوا ہے، بچوں کی چھٹیوں کو تربیتی کلاسوں کے نام پر یرغمال بنایا ہوا ہے۔انہوں نے تمہاری شادیوں پر تمہارے اپنے خوشی کے گیت چھین کر مرزا غلام احمد قادیانی کے اپنے بیٹوں اور بیٹیوں کی جن کی ہڈیاں بھی گل گئی ہیں' کی آمین تم پر منڈھ دی ہیں۔سود جس کو اسلام نے ماں کے ساتھ زنا کے برابر قرار دیا ہے' اس کے لیے تمہیں کہتے ہیں کہ وصول تم کرو اور پھر ان کو دے دو اسلام کے نام پر، رنڈیوں کے مال

ہیں تو وہ بھی اس خاندان نے اپنے لیے حلال کیے ہوئے ہیں۔

سوچو! جس خاندان کی حالت ایک کمتر درجے کے زمیندار کی ہوگئی تھی، جن کی جائدادوں پر قیمت سے زیادہ قرضہ تھا نہ صرف وہ واگزار ہوگئیں بلکہ مزید اربوں کی جائدادیں بن گئیں۔ حالانکہ یہ لوگ کوئی کام نہیں کرتے، یہ جائدادیں کہاں سے بنیں؟ ربوہ میں تمہاری زمینیں تمہاری اپنی نہیں، کیا بھول گئے ہو کہ کچھ عرصہ قبل ربوہ کے تمام باسی ان کے مزارعے تھے (ویسے ابھی بھی زیادہ فرق نہیں پڑا) اور اس خاندان کے ''شکرے'' اور ''شکریاں'' جس کو چاہتے تھے شکار کرتے تھے اور اس کے بعد الٹا تم کو ہی مجرم ٹھہرایا جاتا تھا۔ تم تو ان کے مزارعے تھے لیکن کیا اردگرد کی بستیوں والے ان سے نہیں ڈرتے تھے؟ کیا کسی زمیندار کو گھوڑی پر بیٹھ کر ربوہ سے گزرنے، غیر احمدی کو قیام کرنے، جائداد بنانے یا کاروبار کرنے کی اجازت تھی؟ کیا مسلمانوں کی عبادت کے لیے کوئی جگہ تھی؟ کیا پولیس جماعت کی اجازت کے بغیر کسی کا کوئی بھی کیس لے سکتی تھی؟ کیا مسلمانوں کو اپنے عقیدے کے مطابق اسلام کی تشریح کی اس شہر میں اجازت تھی؟ کیا مسلمانوں کو اپنے مردے احمدیوں والے قبرستان میں دفن کرنے کی اجازت تھی؟ مسلمانوں کو تو چھوڑو کیا تمہیں اپنے بزرگوں کی قبروں پر کتبے کی تحریر اور اس کو نصب کرنے کی منظوری ابھی تک جماعت سے لینی نہیں پڑتی؟ تم تو اپنی قبروں کے کتبے تک بھی جماعتی منظوری سے اس لیے لکھنے پر مجبور ہو کہ مرزا خاندان کو ڈر ہے کہیں تم اپنے بزرگوں کی بزرگی کا ذکر خاندان مرزا شاہی سے زیادہ نہ کردو کیونکہ اس طرح خاندان مرزا کے مُردوں کی توہین ہوتی ہے کہ ان کے قریب دوسری قبر کے کتبے اگر بہتر لکھے ہوں! مجھے بتاؤ کہ ایک بھی فائدہ تمہیں اس دنیا میں ان کو ماننے سے حاصل ہوا؟ اور جب تم ان کی تعلیمات کا جائزہ لوگے اپنی دل کی آنکھیں کھول کر ان کی کتابوں کو دیکھوگے تو پاگلوں کی طرح چیخیں مارو گے کہ دنیا تو گئی ہی تھی مرزا جی کے پیچھے لگ کر عاقبت بھی گئی۔

احمدیو! محمد رسول اللہ ﷺ کے نام پر تمہارے ذہنوں کو محمد ﷺ سے دور اور مرزا جی کو تمہارے دماغوں میں بٹھایا جارہا ہے۔ اسلام کے نام پر ایک تحریف شدہ مذہب تمہارے سر منڈھا جارہا ہے۔ دین کی خدمت کے نام پر تمہیں ایک خاندان کا غلام بنادیا گیا ہے۔ تمہیں انصاف دینے کے نام پر ایک ''محکمہ قضاء'' بنایا گیا ہے جو کمزوروں کے لیے ''محکمہ سزا'' بن گیا ہے اور اثر رسوخ والوں کے لیے ''محکمہ جزاء'' بن چکا ہے۔ ایک گسٹاپو ''دفتر امور عامہ'' کے نام پر تمہارے سروں پر مسلط کرکے تمہیں ہی نہیں بلکہ تمہاری آئندہ کئی نسلوں کو بھی ڈرانے اور خوفزدہ رکھنے کا کام دے رہا ہے۔ ہوش کرو بھائیو! کس کو نبی مان رہے ہو؟ کن مذہبی ٹھگوں کے ہاتھوں میں کھیل رہے ہو؟ یہ تو بنارسی ٹھگوں کے بھی کان کاٹتے ہیں۔ خدا تمہیں اس گڑھے سے باہر نکال لائے، باقیوں کو جو باہر ہیں اس میں گرنے سے بچائے، آمین۔ اور جو لوگ آج اس مادی دور میں اپنی ضروریات اور فوائد کو نظر انداز کر کے ختم نبوت کا جھنڈا اٹھائے ہوئے ہیں اور کسی بھی رنگ میں خدا کی دی ہوئی توفیق سے اس سمت میں کام کررہے ہیں، وہ اور ان کے افراد خاندان آپ کی دعاؤں کے، آپ کے تعاون کے مستحق ہیں۔